راہِ عزیمت کے راہی

"اسلام نے ہمیں یہ فلسفہ عطا کیا ہے کہ "خون کر بے گناہ کافر کا بھی بہہ گیا ہے تو وہ بغیر رنگ لائے نہیں رہ سکتا۔" چہ جائیکہ مسلمان کا خون! حضرت امیر شریعت فرمایا کرتے تھے کہ "محمد ﷺ کی ختم نبوت یوں ہی نہیں آئی۔ صحابہؓ کی لاشوں کا فرش بچھا ہے" میں نے اس میں اضافہ کیا کہ "ان کے اوپر سے محمد علیہ السلام کی ختم نبوت کی سواری گزری ہے۔ تب دین ہم تک پہنچا ہے۔" یاد رکھیں! جس وقت آپ دین کی حفاظت کے لئے اٹھیں گے تو خون بہنا لازمی ہے۔ اس کے بغیر دین کی حفاظت نہیں ہوگی۔ بلکہ کوئی بھی نظریہ ہو اس کی تبلیغ و ترویج کے لئے لازماً رکھنی پڑے گی۔ تبلیغ دین اور اظہار حق کی راہ میں ہمیشہ پھولوں کے ہار ہی نہیں بلکہ کانٹوں کے تاج بھی آیا کرتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے اپنے وجود کو بکھیر دیا کہ ہم ٹوٹتے ہیں تو ٹوٹ جائیں اور ہم بکھرتے ہیں تو بکھر جائیں۔ ہمارا نام و نشان نہ رہے۔ لیکن محمد ﷺ کی نبوت کا نشان باقی رہنا چاہیے۔ یعنی ہماری زندگی بھی کوئی نہیں ہے بلکہ دین اور کے لئے ہے۔ وہ اس کے دین و مالک کی طرف سے قربانی کے لئے متعلق ہے۔ میں یہ وہ وقتی تو اللہ یاد کیا کرتا ہوں۔ اس کو اس نے کہا تھا کہ

مجھے زندگی میں ملا کر میری خاک بھی اڑا دے
تیرے نام پر مٹا دے مجھے کیا غرض نشاں سے

آج اکثر صحابہ کرامؓ کی قبریں بھی نہیں ہیں۔ قبریں و نشان نہیں، لیکن افریقہ کے کنارے سے لے کر ولاڈی واسٹک کی بندرگاہ تک پوری دنیا کے لفنگے، دہریے اور بدمعاش اکٹھے ہو جائیں، صحابہؓ کی جوتی کا نشان بھی نہیں مٹا سکیں گے۔ اللہ نے صحابہؓ کو اس لئے پیدا کیا کہ قیامت تک نبی علیہ السلام کی ختم نبوت کا جھنڈا سربلند رہے۔ اس دین کا وجود باقی رہے۔ قرآن و حدیث کا قانون باقی رہے۔ اجماع امت باقی رہے۔ امت کا حقیقی تشخص اور اس کا تسلسل باقی رہے۔

جس دین کے لئے صحابہ کا خون غازۂ رخ دین بنا ہے۔ ان کے سروں کی قطاریں ختم نبوت کے لئے برجیوں کا کام دے گئیں اور ان کی پسلیوں سے "قصر ختم نبوت" کی دیواروں کی تعمیر ہوئی ہے وہ قیامت تک باقی رہے گا۔" ان شاء اللہ

اقتباس خطاب

جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری قدس سرہ

چنیوٹ۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۸۶ء